eISSN:2073-3674
pISSN:1991-7813

OPEN ACCESS

# ہرمن میلول کے ناول ”موبی ڈک“ کا تجزیاتی مطالعہ

# An analytic study of Herman Melville's Novel "Moby Dick"

ڈاکٹر سفیر حیدر، اسسٹنٹ پروفیسر شعبۂ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور
Dr. Safeer Hyder
Assistant Professor, Dept. of Urdu, GC University, Lahore
Email: safeer.literature@gmail.com

محمد خضرعباس , وزٹنگ فیکلٹی، شعبۂ اردو، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور
Muhammad Khizir Abbas
Visiting Faculty, Dept. of Urdu, GC University, Lahore
Email: kezikalyani1234@gmail.com

محمد یحیٰی مبارک، پی ایچ ڈی سکالر، گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، لاہور
Muhammad Yahya Mubarak
PhD Scholar, GCU, Lahore
Email: Muhammad Yahya Mubarak

**Received:** 12-4-2022 **Accepted:** 11-50-2022 **Online:**28-6-2022

## ABSTARCT

Moby Dick is considered one of the world's classic masterpieces. It is a symbolic novel depicting the destruction of Colonialism, religious monopolies, racism, and capitalism. In addition, it is a psychological masterpiece in which the depths of the human psyche are beautifully described. Through his characters, the novelist expresses revenge, fear, existential crisis, escapism, and other complex human emotions.

**KEYWORDS:** Herman Melville, Moby Dick, Revenge, Psychological Novel, Racism, Fear, Symbolic Novel

**کلیدی الفاظ** :ہرمن میلول، موبی ڈک، انتقام، نفسیاتی ناول ، نسل پرستی، خوف، علامتی ناول

بسا اوقات تخلیقی شاہکار اپنے منفرد نظریات ، تصورات اور تخیلات کے باوجود فراموش کر دیے جاتے ہیں کیونکہ مروجہ سماجی رسم ورواج، دستور اور عقلی پیمانے انھیں سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں اور یوں بھی ندرتِ خیال کو روزِ ازل سے بغاوت تصور کیا جاتا ہے۔ ایسی ہی ایک

کہانی ہرمن میلول کے ناول "موبی ڈک" کی ہے۔ موبی ڈک کے موضوعات (نو آبادیاتی نظام، جدیدیت، فرسودہ عقائد اور غلامی پر طنز) اس وقت کے امریکی سماج کے لیے ناقابل ہضم تھے۔ علاوہ ازیں میلول کے اسلوب اور کرداروں پر " جدید اور قدیم نقادوں کو بس ایک ہی اعتراض ہے کہ میلول نے ان کی بول چال کی زبان میں کوئی فرق نہیں رکھا" 1۔ میلول مابعد کیفیات اور جذبات کا ترجمان ہے۔ موبی ڈک پیچیدہ انسانی نفسیات کا شاندار مرقع ہے اس ناول کے تمام کردار موبی ڈک، اہاب، اشمائیل، کوئی کوئیگ، سٹاربک، پپ، سٹب، فلاسک وغیرہ اپنی جداگانہ اور منفرد شخصیت کا بھرپور اظہار کرتے ہیں

> "In general, it is the non-psychological novel that offers the richest opportunities for psychological elucidation…. I would also include Melville's Moby Dick, which I consider to be the greatest American novel, in this broad class of writings." 2

ظاہری بول چال سے قطع نظر میلول باطن کے سفر کو ترجیح دیتا ہے کرداروں کی باطنی کیفیات، ذہنی و نفسی الجھاؤ اور منفی و مثبت جذبات کو اس ہنرمندی سے پیش کیا گیا ہے کہ کرداروں کے جنگل میں ہر کردار کو الگ سے پہچانا جا سکتا ہے۔ اہاب کا انتقامی خبط، اشمائیل کی فراریت، کوئی کوئیگ کا شناختی بحران، سٹاربک کا تذبذب اور موبی ڈک کی آفاقی علامت نے میلول کے فن کو آفاقیت سے ہمکنار کر دیا۔ جہاں یہ ناول انسانی نفسیات کی تنگ و تیرہ گھاٹیوں کو عیاں کرتا ہے وہیں سماجی و معاشرتی ناہمواریوں کو بھی زیر بحث لاتا ہے اس لیے میلول نے اپنی اس تخلیق کو ان الفاظ میں بیان کیا ہے 3 "I have written a wicked book."

کپتان اہاب اس کہانی کا نیوکلیس ہے جس کے گرد واقعات اور حادثات کا تانا بانا بُنا ہے اور جس کی ثقالت سبھی کرداروں کو اپنی طرف کھینچ لاتی ہے اور وہ تمام وجود ایک جنونی انتخاب کی نذر ہو جاتے ہیں۔ پراسرار شخصیت کا حامل کپتان جس کی تمام عمر سمندروں کے طول و عرض

کھوندتے اور وہیل مچھلیوں کا شکار کرتے بسر ہوئی۔ مغرور اور تجربہ کار کپتان جس کی" نگاہ میں ایک بے پناہ عزم واستقلال، ایک سنگین قسم کی مردانگی، ایک انہماک اور بے خوفی، ایک اٹل خودسری تھی" 4 ان گنت مہمات سرانجام دے چکا تھا۔ وہ تمام خوبیاں جو کسی بھی یونانی المیے کے ہیرو کا خاصہ ہوتی ہیں کپتان میں بدرجہ اتم پائی جاتی ہیں۔ ان تمام باکمال خوبیوں اور پختہ تجربے کے باوجود یونانی المیے کے ہیرو کی مانند اہاب کا سامنا اپنی تقدیر سے ہوتا ہے جو بالآخر تباہی اور بربادی پر منتج ہوتی ہے۔ کپتان اہاب کا بحری مہم کے دوران موبی ڈک سے سامنا ہوتا ہے ، دیگر وہیل کے شکاریوں کے برعکس کپتان موبی ڈک سے مقابلے کی ٹھان لیتا ہے موبی ڈک کپتان کا جہاز تباہ کر دیتی ہے اور اہاب اپنی ایک ٹانگ گنوا بیٹھتا ہے یہ حادثہ اہاب کے جسم اور روح پر یکساں اثر انداز ہوتا ہے۔نفسیاتی صدمہ جسمانی عیب سے بڑھ کر ہے اہاب کی انانیت چکنا چور ہو جاتی ہے اس کی ذات کا خول تڑخ جاتا ہے۔ صدمے پر قابو پانے کے لیے اہاب کے اندر انتقام کی آگ دہک اٹھتی ہے اس کی ہر سانس کا واحد و یکتا مقصد موبی ڈک کی موت ہے "ساری پراسرار شیطنت غرض کائنات کی ساری بدی اس پگلے اہاب کے لیے موبی ڈک کی شکل میں اس طرح مجسم ہوگئی تھی کہ وہ اس پر حملہ کر سکتا تھا" 5 کپتان اہاب کے لیے اس سے بڑھ کر کیا تضحیک ہو گی کہ ایک وہیل نے جن کو وہ شکار کرتا آیا ہے شکست دے دی۔ اس کیفیت سے دوچار ہونے کے بعد اہاب تمام ضابطوں اور قوانین کو بالائے طاق رکھ دیتا ہے اور اس کا جنون خبط میں بدل جاتا ہے " اگرچہ آغاز میں انتقام شیریں ہوتا ہے لیکن بالآخر منتقم آپ اپنی آگ میں جھلس جاتا ہے" 6 اہاب کا خبط محض اس تک محدود نہیں رہتا بلکہ پورے جہاز کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور یہی خبط ان کی تباہی کا موجب بنتا ہے۔ یہاں اہاب کا کردار بدی اور آمریت کے استعارے میں ڈھل جاتا ہے۔ ان قوموں کا نمائندہ جو سرمایے اور طاقت کے بل بوتے پر فطرت کو پامال کرتی ہیں، للکارتی ہیں لیکن لافانی فطرت کو شکست دینا ناممکن ہے۔

یہ انیسویں صدی کا امریکی سماج ہے غلامی کا کاروبار عروج پر ہے، نسلی تعصب نے سارے معاشرے کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے ایک ایسا معاشرہ جس میں کالی چمڑی والے غلاموں کے ساتھ ناروا سلوک برتا جاتا ہے۔ تہذیب یافتہ معاشرہ، جنگلی اور غیر مہذب انسانوں کا وجود

برداشت نہیں کر سکتا اس لیے غیر متمدن انسانوں کو تہذیب اور سچائی کی راہوں پر لانے کے لیے جان توڑ کوششیں کی جارہی ہیں اور ان کی ثقافت، تہذیب، مذاہب اور تمدن صفحہ ہستی سے مٹا دیے گئے ہیں۔ کوئی کوئیگ کا تہذیبی پس منظر اور سراپا جدید امریکی سماج کے لیے ناقابل برداشت ہے اس لیے اس کے اور اشمائیل کے بیچ دوستی و یگانگت کا رشتہ گردو پیش والوں کے لیے باعث حیرت ہے "انہیں اس بات پر تعجب ہو رہا تھا کہ دو انسان آپس میں اتنے گھل مل گئے ہیں۔ " 7 کوئی کوئیگ جس کا تعلق شاہی خاندان سے ہے دور دراز کے جزیروں کا باشندہ ہے، جہاں انسان فطرت سے الگ تصور نہیں کیا جاتا۔ متجسس شہزادہ نئے عہد کی سچائیاں کھوجنے گھر سے نکل پڑتا ہے تاکہ اپنے لوگوں اور قبیلے والوں کے لیے وہ علم اور سچائی تلاش کر سکے جو بحری جہازوں پر سوار سفید فام لے کر آتے ہیں۔ جدید سماج سے آشنائی ہونے کے بعد اس پر حقیقت کھلتی ہے کہ جس روشنی اور پاکیزگی کی خاطر اس نے اپنا کنج چھوڑا، جن راہوں کو کھوجنے کے لیے وہ ایک نامعلوم سفر پر گامزن ہوا وہ راستے وہ روشنی وہ حقیقت تو وہیں تھی جہاں سے وہ آیا تھا جبکہ نئے سماج میں آدم کی آدم خوری کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اس حقیقت سے دوچار ہونے کے بعد وہ عہد کرتا ہے کہ وہ کافر ہی مرے گا کیونکہ جو روشنی اسے کفر میں نصیب تھی ایمان کی راہوں میں وہ روشنی کھو بیٹھا ہے

> "اس کا خیال تھا کہ اسے عیسائی مذہب بلکہ عیسائیوں
> نے اس قابل ہی نہیں چھوڑا کہ اپنے پیش رو تیس کافر
> بادشاہوں کے مصفا و منزہ تخت پر قدم رکھ سکے۔۔۔
> ان لوگوں نے اسے مچھیرا بنا دیا تھا، لہذا اب برچھا ہی
> اس کے لیے عصائے شاہی تھا۔ " 8

جدید عہد کا انسان شناخت کے بحران کا شکار ہے کیونکہ جدیدیت کی خیرگی (تیرگی) نے قدیم سماجی ڈھانچے کا شیرازہ بکھیر دیا اور سماج کے نامیاتی بندھن مسخ ہو گئے۔ کوئی کوئیگ اپنی جڑیں کھود چکا ہے لیکن اب اسے زمین میسر نہیں جس میں دوبارہ اپنی ذات کے پودے کو لگا سکے۔ گریگور سمسا (Metamorphosis) اور شہزادہ آزاد بخت (کایا کلپ) کی طرح کوئی کوئیگ کی بھی قلب ماہیت ہو چکی ہے۔

سٹاربک پیکوڈ کا چیف میٹ، لمبا تڑنگا، پُرخلوص، خاموش، باعمل اور مذہبی انسان ہے۔ زمانے کے سرد گرم اور تجربات نے اسے ذہنی اور جسمانی طور پر مضبوط و توانا انسان بنا دیا ہے۔ وہ اپنے مقصد میں کھرا اور عزم میں پکا ہے۔ زمانے کے تجربات نے اس کے مزاج میں پختگی، جفا کشی اور متحمل مزاجی تو پیدا کر دی لیکن " عمر بھر سمندر کی وحشت ناک تنہائی میں رہتے رہتے وہ خاصا توہم پرست ہو گیا تھا۔ " 9 شکار کے دوران وہ اپنی کشتی میں کسی ایسے آدمی کو برداشت نہیں کر سکتا جو خوف زدہ نہ ہوتا ہو کیونکہ " جو شخص بالکل ہی نڈر ہو، وہ بزدل آدمی سے کہیں زیادہ خطرناک ہے۔ " 10 تجربہ کار اور بے حد محتاط سٹاربک بخوبی جانتا ہے کہ وہیل کا شکار نان ونفقہ کے لیے ہے نہ کہ حظ آفرینی مقصود ہے اس لیے وہ جان جوکھوں میں ڈالنا بیوقوفی سمجھتا ہے علاوہ ازیں توہم پرستی کا خوف فطرت سے چھیڑ چھاڑ کرنے سے باز رکھتا ہے۔ جب کپتان اہاب پیکوڈ کے تمام شکاریوں کو اپنے پاگل پن میں شامل کر لیتا ہے تو فقط سٹاربک اس کی مخالفت کرتا ہے

> "میں تو یہاں وہیلوں کا شکار کھیلنے آیا تھا۔ اپنے کپتان کا انتقام لینے نہیں ۔۔۔ بے زبان جانور سے انتقام ۔۔۔ ایسے جانور سے انتقام جس نے اپنی فطرت سے مجبور ہو کے اندھے پن میں تمہیں نقصان پہنچایا! یہ تو پاگل پن ہے کپتان اہاب، ایک بے زبان چیز پر اتنا غصہ تو بے دینی کی بات ہے۔ " 11

سٹاربک ایک معمولی شکاری ہے، وہ فطرت کے قوانین اور دقیق فلسفوں سے آگاہ نہیں ہے لیکن روزمرہ کے تجربات اور مشاہدات کی بدولت وہ فطرت سے جڑا ہوا ہے اور لاشعوری طور پر جانتا ہے کہ فطرت میں شکار اور شکاری کے درجے بدلتے رہتے ہیں اور جس طرح بڑی مچھلی چھوٹی مچھلیوں کو نگل لیتی ہے، ایک روز فطرت کی اندھی، منہ زور طاقت بڑی مچھلی کو بھی ریزہ ریزہ کر دیتی ہے اور ناچار ہر چھوٹی بڑی طاقت کو فطرت کے آگے گھٹنے ٹیکنے پڑتے ہیں جبکہ کپتان اہاب اپنی شکستہ انانیت کے ہاتھوں اندھا ہو چکا ہے اور سچائی سے کوسوں دور ہے۔ یہاں سٹاربک ہیملٹ کی طرح تذبذب کا شکار ہے ایک طرف حقیقت ہے جبکہ دوسری سمت انتخاب

ہے۔ حقیقت اور انتخاب کے درمیان سٹار بک "To be, or not to be" 12 کی کیفیت سے دو چار ہے۔ بالاخر سٹار بک کا اثباتی وجود، اہاب کی جنونیت اور نفی پسندی کے آگے ہتھیار ڈال دیتا ہے۔

> "Like Hamlet, Starbuck will face a moment when he's tempted to commit a righteous murder to avoid future bloodshed and like Hamlet, he won't be able to do it." 13

پپن (پپ) ایک سیاہ فام، زندہ دل چھوٹا لڑکا جو اپنے وطن، قبیلے اور گھر سے دور پیکوڈ کے عملے میں شامل ہے۔ پپ ایک غلام ہے جو دور دراز کے حبشی ملکوں سے امریکا لایا گیا ہے اور جہاز پر معمولی نوعیت کے کام سر انجام دیتا ہے۔ زندہ دل اور خوش مزاج پپ کو گانے بجانے میں خوشی ملتی ہے اس کے گیتوں میں شادمانی و انبساط کے ساتھ ساتھ رنج و سوگواری کا شدید جذبہ بھی پنہاں ہے، وہ اپنے وطن اور قبیلے کے فراق میں غم زدہ رہتا ہے۔ ایک روز وہیل کے شکار کے لیے کشتیاں کھینے والوں میں سے ایک آدمی بیمار پڑ جاتا ہے اور اس کی جگہ پپ کو کشتی کھینے کے لیے بیٹھا دیا جاتا ہے، ناتجربہ کار اور ناپختہ پپ وہیل کے حملے سے ڈر کر پانی میں کود پڑتا ہے اور اس کے ساتھی ایک غلام کے لیے قیمتی وہیل نہیں کھونا چاہتے اس لیے اس کو پیچھے پانی میں چھوڑ دیا جاتا ہے " سمندر کی خوفناک تنہائی ناقابل برداشت ہو جاتی ہے، ان بے رحم پنہائیوں کے درمیان آدمی خود اپنے اندر مرتکز ہو کے رہ جاتا۔ یہ اذیت بیان سے باہر ہے"14 پپ کے لیے یہ حادثہ جان لیوا ثابت ہوتا ہے، اگرچہ وہ زندہ بچ جاتا ہے لیکن وہیل کا خوف، بے کراں سمندر کی تنہائی اور اپنے ہم جنسوں کی بے مروتی اس پہ مستزاد بزدلی کا طعنہ ایک ناقابل بیان کرب میں ڈھل جاتے ہیں اس کرب سے فرار ممکن نہیں اس لیے پپ شعور کو وداع کر کے دیوانگی کی پناہ میں چلا جاتا ہے۔ دراصل، جب پپ کا مادی وجود سمندر میں غرق ہوتا ہے تو سمندر اس لاوارث اور لاچار غلام بچے کو نہیں نگلتا بلکہ فطرت اسے اپنی گود میں پناہ دیتی ہے اور فطرت کی کھوکھ سے ایک نئے پپ کا جنم ہوتا ہے۔ پپ کی تیسری آنکھ بیدار ہو جاتی ہے جسے مادی حقیقتوں سے پرے اصل سچائیوں کا ادراک ہوتا ہے

"سمندر نے اس کے ساتھ عجب مذاق کیا تھا۔۔۔ اس کی لامحدود روح کو ڈبو دیا۔۔۔ اسے جیتے جاگتے ان حیرت انگیز گہرائیوں میں لے گیا جہاں اس کی بے حرکت آنکھوں کے سامنے دنیا کے قدیم ترین اور غیر مسخ شدہ زمانے کی عجیب و غریب شکلیں ادھر سے اُدھر تیرنے لگیں۔ اس کنجوس جل پری یعنی دانشمندی نے اسے اپنے خزانے دکھائے۔۔۔ پپ نے خدا کی طرح ہر جگہ موجود رہنے والے مونگے کے کیڑے دیکھے۔۔۔ اس نے تقدیر کو اپنا تانا بانا بنتے دیکھا اور اس سے ملاقات بھی کی" 15ے

زمانے کی نظروں میں وہ دیوانہ ہو چکا ہے، "جس کو پتا چل گیا، پھر اس کا کہیں پتا نہ چلا" کے مصداق پپ ماورائے ذات ہو گیا، ظاہری حقیقتیں اپنے معنی کھو چکی ہیں، ایک لمحے میں پپ نے صدیوں کا سفر طے کر لیا۔ پپ کا کردار، کپتان اہاب کے متوازی تخلیق کیا گیا ہے ایک حقیقت اہاب کے روبرو ہوتی ہے لیکن اپنی انانیت کے زعم میں وہ اسے جھٹلا دیتا ہے اور تباہی کا باعث بنتا ہے۔ اہاب دیوانہ ہونے کے باوجود باہوش انسان تصور کیا جاتا ہے۔ دونوں کرداروں کی دیوانگی مختلف نوعیت کی ہے، ایک محض دیوانہ ہے جبکہ دوسرے کی دیوانگی میں فرزانگی پوشیدہ ہے۔ ہرمن میلول نے اپنے ناول میں اُس وقت کے نظریات، تصورات اور عقائد پر گہرا طنز کیا ہے انہی میں سے ایک طنز ان دو کرداروں کی متوازی تخلیق بھی ہے، اُس زمانے میں حبشی غلاموں کو کند ذہن اور تمام انسانی اوصاف سے تہی تصور کیا جاتا تھا جبکہ میلول نے ایک سفید فام، تجربہ کار اور اعلیٰ خوبیوں کے حامل کپتان کے مقابلے میں ایک غلام لڑکے کو ترجیح دی اور کائناتی حقیقتیں اور ادراک ایک غلام لڑکے کے وجود میں متشکل کر دیے۔ اہاب جدید نفسیات کو اجاگر کرتا ہے جہاں مادیت کی بساط بچھی ہے اور سود و زیاں کی چالیں کھیلی جا رہی ہیں اور ہڑپ کرنے کی ہوس راستے میں پڑنے والی ہر شئے کو نیست و نابود کرتی جاتی ہے جبکہ پپ قدیم دانشمندی اور نفسیات کی علامت ہے جو مکانی و زمانی حدوں سے ماوراء ہے جہاں انسان اپنی ذات کی کھوج میں سرگرداں ہے اس لیے پپ جہاز پر ہر شخص سے پوچھتا پھرتا ہے "ایک لڑکا

پپ مدت سے غائب ہے ذرا اسے تلاش کرنا۔۔۔ اگر وہ مل جائے تو اسے تسلی دینا کیونکہ وہ بڑا غمزدہ ہو گا۔" 16ے

موبی ڈک ایک زبردست، خونخوار سمندری عفریت ہے جسے وہیل کے شکاریوں، تاجروں اور سمندری مسافروں نے ماورائے فطرت حیوان کا درجہ دیا ہے۔ موبی ڈک کو شکار کرنا ناممکن تصور کیا جاتا ہے کیونکہ جو بھی اس سے ٹکرایا ہے اسے منہ کی کھانی پڑی اور ٹکر لینے والوں میں سے بہت کم زندہ بچ پائے۔ مزید بر آں موبی ڈک کی غیر معمولی جسامت، سفید کوبھ، عجیب و غریب نچلا جبڑا، ناقابل تسخیر عقل مندی اور عیاری اسے دوسری وہیلوں سے ممیز کرتی ہیں۔ اس ناول کا ایک موضوع ثنویت ہے اور یہی موضوع دراصل وہ بنیادی سوال ہے جو ہر من میلول کے لیے ہمیشہ پریشان کن رہا

"جو چیز ان کے لیے پریشان کن تھی وہ خود شر کا وجود تھا۔ کائنات اصغر اور عالم اکبر کی تخلیق اس ذات پاک نے کی تھی جو مجسم خیر اور مجسم حسن و انصاف تھا پھر اس کائنات میں شر کا وجود کیوں تھا؟ "17ے

ثنویت کا مسئلہ چٹکیوں میں حل نہیں کیا جا سکتا، انسان تمام کائناتی مسائل اور اسرار و رموز کو اپنی طے کردہ عمومی اخلاقیات کی نظر سے دیکھتا ہے جبکہ کائناتی یا فطرتی اخلاقیات انسان کے فہم سے بالاتر ہے۔ موبی ڈک کپتان اہاب کے لیے شر اور شیطان کی علامت ہے جبکہ سٹاربک اسے فطرت سے تعبیر کرتا ہے اور " ایک انوکھا تصور یہ تھا کہ موبی ڈک بیک وقت ہر جگہ موجود رہتی ہے" 18ے یوں موبی ڈک کی علامت عمیق تر ہوتی چلی جاتی ہے اور اسے سچائی، شر، شیطان، موت غرضیکہ کئی پہلوؤں سے دیکھا گیا۔ فطرت کے دامن میں خیر و شر بیک وقت پوشیدہ ہیں، فطرت ہمہ وقت تعمیر و تخریب کے عمل میں مصروف ہے اس لیے اسے دو الگ خانوں میں تقسیم کرنا ناممکن ہے اور ناول میں کپتان اہاب کا کردار انسانی اوصاف اور کمزوریوں کے ساتھ جلوہ افروز ہوتا ہے جبکہ موبی ڈک آزادی اور موت کی علامت بن کر سامنے آتی ہے یوں یہ دونوں کردار بیک وقت ایک دوسرے کا عکس اور برعکس ہیں۔ موبی ڈک کو افسانوی ادب میں ایک لازوال غیر انسانی کردار کا درجہ حاصل ہے، دنیا بھر کے ادب میں جانوروں پر

بے شمار کہانیاں لکھی گئی ہیں لیکن چند استثنائی مثالوں کو چھوڑ کر زیادہ تر افسانوی ادب میں غیر انسانی کرداروں میں انسانی اوصاف بھر دیے جاتے ہیں جبکہ موبی ڈک کا تمثیلی کردار بظاہر ایک عام وہیل سے بڑھ کر نہیں ہے، ایک وہیل جو کھلے سمندروں میں تیرتی پھرتی ہے اور جو بھی اس کی آزادی میں مخل ہوتا ہے یا اس کی جان کے درپے ہو جاتا ہے تو وہ اپنی حفاظت کے لیے گزندرساں کا عقل مندی وہوشیاری سے مقابلہ کرتی ہے۔ یہ کہانی کی اوپری پرت ہے جس میں ایک حیوان کو حیوانی فطرت کے تناظر میں پیش کیا گیا ہے اس سے تبلیغ کا کام نہیں لیا گیا جبکہ پرت در پرت یہ کردار ایک آفاقی علامت میں ڈھل جاتا ہے جس سے قاری اپنی فہم و فراست کے مطابق نتائج اخذ کر سکتا ہے

> "Other interpretations of the whale have included seeing it as death, given its white color and its fatal effects on all who encourage it; as a distant, deist view of a distant God; as the coming growth of white colonialism and economic pillage of the undeveloped world." 19ے

اشمائیل اس کہانی کا راوی اور پیکوڈ کا واحد زندہ بچ جانے والا مسافر ہے۔ اشمائیل سفر کے آغاز سے اختتام تک کی تمام جزئیات بیان کرتا ہے لیکن اس کا اپنا کردار قاری کی نگاہوں سے اوجھل رہتا ہے ماسوائے چند معمولی باتوں کے اشمائیل کا تفصیلی خاکہ پیش نہیں کیا گیا، البتہ اس کے کردار میں چند تضادات ضرور نظر آتے ہیں جیسے وہ ایک ملاح ہونے کے باوجود سمندری انسائیکلوپیڈیا، تاریخ، ادب، فلسفے اور دیگر علوم پر دسترس رکھتا ہے۔ اس کے کردار پر جتنی روشنی پڑتی ہے اس کی رو سے وہ ایک سادگی پسند، متعدل مزاج، مہذب اور روشن خیال انسان ہے اور وہ ایک متجسس ومتلاشی روح کا مالک ہے۔

> "لوگوں پر شاید ان ترغیبات کا کوئی اثر نہ ہوتا لیکن میرا
> حال یہ ہے کہ جو چیزیں مجھ سے دور ہیں ان کی لگن مجھے

ذرا چین نہیں لینے دیتی۔ مجھے تو یہ شوق ہے کہ جن
سمندروں میں جانا منع ہے وہاں سفر کروں۔" 20؎

اگرچہ اشمائیل کا کردار مختصر ہے لیکن اس کردار کی روشنی میں ہرمن میلول کی شخصیت پر روشنی ضرور پڑتی ہے، یہ محض اتفاق ہے یا شعوری کاوش کہ اشمائیل کے بحری اسفار، متجسس طبیعت، فلسفیانہ فکر، علمی آگاہی اور فراری نفسیات، مصنف کی ذات سے ہم آہنگ ہیں

"اس میں ایک ہتک سی محسوس ہوتی ہے۔اگر آدمی
کسی پرانے خاندان سے تعلق رکھتا ہو تو اور بھی زیادہ بلکہ
سب سے زیادہ تو اس وقت جب تارکول کی بالٹی میں
ہاتھ ڈالنے سے پہلے آدمی دیہات میں مدرس کی حیثیت
سے بادشاہی کر چکا ہو۔ " 21؎

باپ کی موت کے بعد، بڑے بھائی کا ہاتھ بٹانے اور خاندانی قرض اتارنے کے لیے میلول کو بحری تجارتی جہازوں پر کام کرنا پڑا، ان واقعات نے اس کی نفسیات پر گہرے اثرات مرتب کیے اور ایک طرح کی فراریت اس کی ذات کا حصہ بن گئی جس سے وہ زندگی بھر چھٹکارا حاصل نہ کر سکا اس سلسلے میں ریمنڈ ایم۔ ویور لکھتا ہے

"When, at the age of seventeen, Melville cut loose from his mother, his kind cousins and aunts, and sympathizing sisters, he was stirred by motives of desperation, and by the immature delusion that happiness lies elusive and beckoning, just over the world's rim." 22؎

میلول کی شخصیت میں ایک خلا پیدا ہو گیا تھا جسے بعد میں پُر کرنے کے لیے اس نے بہت جتن کیے لیکن سب کوششیں بے سود ثابت ہوئیں، اس کی زندگی میں سب سے اہم کردار نیتھنیل ہاتھورون نے ادا کیا جسے میلول اپنا دوست، ہمزاد اور گرو مانتا تھا لیکن یہ تعلق بھی زیادہ عرصہ

نہ چل سکا۔ میلول کی شخصیت کا عکس اشائیل میں نظر آتا ہے اور اشائیل، اہاب کے پاگل پن کا انجام جانتا ہے لیکن اسے روکنے کی بجائے اس کے پاگل پن کو اپنے اوپر حاوی کر لیتا ہے اور بے رحم فطرت سے ٹکرانے کی ٹھان لیتا ہے تاکہ اپنی ذات کے خلا کو پُر کر سکے۔

## حوالہ جات:


1. احمد عقیل روبی، علم و دانش کے معمار، (اسلام آباد، نیشنل بک فاؤنڈیشن، 2011ء)، ص: 493
2. Jung, C.G, Spirit in man, art, and literature, edit. & tr. Gerhard Adler & R.F.C Hull, Princeton University Press, Complete Digital Edition, Pg.115
3. Herman Melville, Letter to Nathaniel Hawthorne, (www.melville.org, November 17, 1851), http://www.melville.org/letter7.htm
4. ہرمن میلول، موبی ڈک، مترجم، محمد حسن عسکری، (لاہور، فکشن ہاوس، 2000ء)، ص: 122
5. ایضاً، ص: 180
6. John Milton, Paradise Lost: Book 9, (www.poertyfoundation.org), https://www.poetryfoundation.org/poems/45745/paradise-lost-book-9-1674-version
7. ہرمن میلول، موبی ڈک، ایضاً، ص: 65
8. ایضاً، ص: 62
9. ایضاً، ص: 113
10. ایضاً، ص: 114
11. ایضاً، ص: 158
12. Shakespeare, William, Shakespeare’s Hamlet, edit. John Livingstone Lowes, (New York, Henry Holt and company, 1914), Pg. 67 https://archive.org/details/shakespearesham l01shak/page/66/mode/2up?view=theater&q=67

13. Starbuck in Moby Dick,
https://www.shmoop.com/moby-dick/starbuck

14. ہرمن میلول، موبی ڈک، ایضاً، ص: 367

15. ایضاً، ص، 367

16. ایضاً، ص، 423

17. سلامت اللہ خان، امریکی ادب کا مختصر جائزہ، (نئی دہلی، قومی کونسل برائے فروغ اردو، 1998ء)، ص: 66

18. ہرمن میلول، ایضاً، ص: 177

19. Studying Moby Dick: Themes, Symbols and Motifs, (www.brighthubeducation.com)

20. ہرمن میلول، موبی ڈک، ایضاً، ص: 19

21. ایضاً، ص: 17

22. Raymond M. Weaver, Herman Melville: Mariner and Mystic, (New York, G.H.D Company,1921),Pg.77
https://archive.org/details/hermanmelvillema00weavuoft/mode/2up